بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۳۳ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

روزنامہ الفضل قادیان — خطبہ نمبر — یوم سہ شنبہ

جلد ۳۳ | یکم ماہ ہجرت ۱۳۲۴ ہش | ۱۸ جمادی الاول ۱۳۶۴ھ | یکم مئی ۱۹۴۵ء | نمبر ۱۰۲

مدینۃ المسیح

قادیان ۳۰ ماہ شہادت۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ڈلہوزی سے اطلاع موصول نہیں ہوئی۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدللہ

حضرت ام ناصر احمد صاحبہ حرم اول سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی طبیعت تاحال ناساز ہے احباب کامل صحت کیلئے دعا کریں۔

آج بعد نماز مغرب مکرم الحاج مولوی نذیر احمد صاحب مبلغ سیرالیون نے مجلس خدام الاحمدیہ حلقہ دار الفضل کے زیر اہتمام دار الفضل کی مسجد میں زیر صدارت جناب ملک غلام فرید صاحب ایم۔ اے افریقہ کے دلچسپ حالات سنائے۔

افسوس محترمہ زینب بی بی صاحبہ بیوہ محمد ابراہیم خان صاحب مرحوم امرتسری جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صحابیہ تھیں کل بعمر ۵۹ سال وفات پا گئیں۔ آج قبل نماز عصر حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی اور مرحومہ کو بہشتی مقبرہ میں دفن کیا گیا۔ احباب بلندی درجات کے لئے دعا کریں۔

خطبہ جمعہ

احمدیت کی ترقی کے سامان۔ ہال اور اس کے لوازمات کے اخراجات کا سرسری تخمینہ

از سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۰ ماہ شہادت ۱۳۲۴ ہش مطابق ۲۰ اپریل ۱۹۴۵ء

مرتبہ: مولوی محمد اسمٰعیل صاحب دیالگڑھی مولوی فاضل

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

گو مجھے کل سے بخار تو نہیں۔ لیکن پیچش کی تکلیف ہے۔ اور کھانسی بھی باقی ہے۔ اس کے باوجود میں جمعہ کے لئے اس لئے آگیا ہوں۔ کہ دو جمعے ہو گئے ہیں میں نے قادیان میں جمعہ نہیں پڑھایا۔

میں نے گذشتہ ایک خطبہ میں بیان کیا تھا۔ کہ خدا تعالےٰ کے فضل سے

جماعت کی ترقی کے سامان

پیدا ہو رہے ہیں۔ چنانچہ پچھلے مہینہ کی بیعت جو ہے۔ وہ بھی گذشتہ مہینوں سے زیادہ رہی ہے۔ اس مہینہ میں کچھ کمی معلوم ہوتی ہے۔ لیکن چونکہ میں اس دفعہ سفر پر رہا ہوں اور ساری دفتری ڈاک ابھی میرے سامنے نہیں آئی۔ اس لئے ممکن ہے۔ یہ کمی اس وجہ سے نظر آتی ہو۔ کہ ابھی میں ساری ڈاک نہیں دیکھ سکا۔ بہرحال جماعت کی ترقی کے سامان خدا تعالےٰ کے فضل سے نمایاں طور پر پیدا ہو رہے ہیں۔ چنانچہ میرے اعلان کے بعد

تین فوجی لفٹیننٹوں نے بیعت کی

ہے۔ جن میں ایک انگریز بھی ہے۔ اور اس انگریز کے اخلاص کا اس سے پتہ لگتا ہے۔ کہ مجھے بیت المال والوں نے بتایا ہے۔ کہ اس نے دو سو روپیہ زکوٰۃ کا بھیجا ہے۔ اور اس کے علاوہ چندہ بھی بھیجا ہے۔ میں سمجھتا ہوں۔ کہ

پیغامی لوگ

جو ہمارے مقابلہ میں اپنے ذریعہ مسلمان ہونے والوں کا شور مچایا کرتے ہیں۔ وہ کوئی ایسی مثال پیش نہیں کر سکتے۔ کہ ان کے ذریعہ ہونے والے نومسلموں نے ایسی قربانی کا ثبوت دیا ہو۔ اور زکوٰۃ کی عظمت رکھنے والے نومسلم ان میں ہوں۔ اسی طرح افریقہ میں جو تبلیغ کے خاص سامان پیدا ہو رہے ہیں۔ ان میں سے ایک خاص بات جو خوشی کا موجب ہے۔ یہ ہے۔ کہ لنڈن سے شمس صاحب کا تار آیا ہے۔ کہ

افریقہ کے ایک پیرامونٹ چیف کا لڑکا

جو ولایت میں تعلیم حاصل کرنے کے لئے آیا ہوا ہے۔ وہ احمدی ہو گیا ہے۔ اور اس نے اپنے باپ کو بھی احمدیت قبول کرنے کی دعوت دی ہے۔ اس کے علاوہ ایک اور خوشی کی بات جو میں پہلے بیان نہیں کر سکا۔ یہ ہے کہ خدا تعالےٰ کے فضل سے لنڈن میں ہم نے

ایک اور مکان تبلیغ کے لئے

خرید لیا ہے۔ جو ہماری مسجد کے ساتھ ملحق ہے یہ مکان لنڈن کی عام قیمتوں کے لحاظ سے ہمیں بہت سستا مل گیا ہے۔ کیونکہ لوگ ڈرتے ہیں۔ کہ بموں وغیرہ کے گرنے سے نقصان نہ ہو۔ جس وقت یہ مکان خرید اگیا ہے۔ اس وقت بم گر رہے تھے۔ لیکن خدا کے فضل سے خریدنے کے بعد بم گرنے بند ہو گئے ہیں۔ یہ مکان

اکتیس ہزار روپیہ

میں آیا ہے۔ اور نو ہزار روپیہ اس کی مرمت پر خرچ ہوگا۔ گویا چالیس ہزار میں یہ جائداد مل گئی ہے۔ یہ مکان مسجد کے ساتھ ہی ہے در حقیقت یہ مکان اور پہلا مکان ایک ہی زمین میں بنے ہوئے تھے۔ ایک حصہ جو ہم نے مسجد کے لئے خرید لیا تھا۔ اس میں مکان چھوٹا تھا۔ اور زمین زیادہ تھی۔ اور دوسرے حصہ میں مکان زیادہ تھا۔ اور زمین تھوڑی تھی۔ اور مکان والا متعصب آدمی تھا۔ جو اکثر یہ کہا کرتا تھا۔ کہ میں خواہ اپنا مکان اور کسی کو دے دوں۔ مگر احمدیوں کو ہرگز نہیں دونگا۔ لیکن آخر خدا تعالےٰ نے اس کے دل سے بغض نکال دیا۔ اور کچھ بموں کے ڈر سے اور کچھ اس وجہ سے کہ اس کے لڑکے کسی دوسری جگہ چلے گئے۔ اس نے یہ مکان ساڑھے بائیس سو پونڈ میں ہمارے پاس فروخت کر دیا۔ میں سمجھتا ہوں۔ اس میں سات آٹھ مبلغ آسانی سے رہ سکتے ہیں۔ ہمارا پہلا مکان بھی سہ منزلہ ہے اور یہ بھی سہ منزلہ ہے۔ لیکن یہ ہمارے مکان سے زیادہ وسیع ہے۔ اور اس کے کمرے زیادہ ہیں۔ یہ خدا تعالےٰ نے تبلیغ کے لئے اس طرح نیا سامان پیدا کر دیا ہے۔ کیونکہ اب ہمارے مبلغوں کے لئے جو وہاں جائیں گے اکٹھے رہنا آسان ہوگا میں صرف اس مکان کو نہیں دیکھتا بلکہ میری نظر اس بات پر بھی ہے۔ کہ یہ ایک

خدا تعالےٰ کا نشان

ہے۔ اور خدا تعالےٰ کے اشارے اس کے عمل سے معلوم ہو رہے ہیں۔ کہ وہ ہمارے جانے والے مبلغوں کے لئے جگہ بنا رہا ہے۔ ایک عرصہ تک جبکہ ہماری سکیم میں نئے مبلغ بھجوانے کا کوئی امکان نہیں تھا۔ صاحب مکان۔ مکان نہ دینے پر اڑا رہا۔ حالانکہ اس وقت ہم اس سے زیادہ قیمت دینے پر تیار تھے لیکن جونہی کہ ہم نے یہ سکیم تیار کی۔ کہ

ایڈیٹر:۔ غلام نبی

بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا اور قادیان سے شائع کیا۔

انگلستان میں پانچ چھ مبلغ

بھیجے جائیں۔ وہ شخص اپنا مکان پہلی پیشکردہ قیمتوں سے کم قیمت پر دینے پر آمادہ ہوگیا۔ چنانچہ اس مکان کا سودا ہو چکا ہے۔ قیمت کا کچھ حصہ ادا کیا جا چکا ہے۔ اور باقی حصہ چند دنوں تک ادا کر دیا جائیگا اس کے بعد میں اس

ہال کے متعلق کچھ

کہنا چاہتا ہوں۔ جس کی تحریک پہلے کسی سوچی ہوئی تجویز کے مطابق نہیں تھی۔ بلکہ مجلس شوریٰ میں پیش ہونے والی تجویز کے سلسلہ میں تھی۔ جن لوگوں نے وہ نظارہ دیکھا ہے۔ غالباً وہ اب تک مزا اٹھا رہے ہوں گے کہ کس طرح خدا تعالیٰ نے مجلس شوریٰ کے موقعہ پر جماعت کے دلوں میں

جوش اور اخلاص

پیدا کر دیا کہ اس غرض کے لئے اس وقت جو اندازہ کیا گیا تھا اس سے بھی زیادہ چندہ نقد اور وعدوں کی صورت میں جمع ہو گیا۔ اور ابھی باہر سے اور لوگوں کی طرف سے بھی چندے آ رہے ہیں اور یہ سوال کیا جا رہا ہے کہ کیا وجہ ہے کہ وہی لوگ اس ثواب میں شامل ہوں جو اس موقع پر حاضر تھے اور ہم شامل نہ ہوں؟ اس کا

ایک جواب

تو یہ ہے کہ ہر شخص جو ایسے موقع پر جاتا ہے۔ قربانی کر کے جاتا ہے۔ اور جو قربانی کر کے جاتا ہے یقیناً اس کو دوسروں کی نسبت ثواب کا زیادہ موقع ملتا ہے۔ اس لئے یہ کوئی قابل اعتراض بات نہیں۔

دوسرا جواب

یہ ہے کہ ہم نے کوئی اعلان نہیں کیا کہ آئندہ اس بارہ میں چندہ نہیں لیا جائیگا۔ جماعت کا ہر فرد جو اس مد میں چندہ لکھوانا چاہے وہ لکھوا سکتا ہے۔ اور پانچ سال کے عرصہ میں ادا کر سکتا ہے۔ اگر جلدی ادا کر دے تو زیادہ اچھا ہے۔ ورنہ پانچ سال کے اندر کسی وقت یا قسط وار ادا کر سکتا ہے۔ جو تحریک مجلس شوریٰ کے موقعہ پر کی گئی تھی۔ وہ تحریک ایک

وقتی اندازے کے مطابق

کی گئی تھی۔ اور اس میں کام کا ایک بڑا حصہ نظر انداز ہو گیا تھا۔ یعنی میں نے شیڈ کا اندازہ لگایا تھا۔ لیکن بعد میں غور کرنے سے معلوم ہوا کہ خالی شیڈ سے اس قسم کی جلسہ گاہ کا کام نہیں لیا جا سکتا۔ جس میں ایک لاکھ آدمی بیٹھ سکیں۔ کیونکہ جس جگہ

ایک لاکھ آدمیوں کے بیٹھنے کا انتظام

کیا جائیگا۔ اس جگہ کو ایسے رنگ میں بنایا جانے لگا۔ کہ ہر ایک شخص تک آواز پہنچ سکے۔ اس کے لئے بہترین طریقہ وہی ہے۔ جو اٹلی وغیرہ میں رائج ہے۔ جس کو غالباً ایمفی تھیٹر کہتے ہیں۔ یہ اس رنگ میں ہوتا ہے کہ لیکچرار کے کھڑے ہونے کی جگہ کے پاس سے ہی عمارت شروع ہو جاتی ہے۔ اور سیڑھیاں نیچے سے اوپر چڑھتی چلی جاتی ہیں جیسے ہماری جلسہ گاہ میں گیلریاں ہوتی ہیں۔ اسی طرح یہ سیڑھیاں ہوتی ہیں۔ فرق یہ ہوتا ہے۔ کہ ہماری جلسہ گاہ میں گیلریاں کناروں پر جا کر شروع ہوتی ہیں لیکن یہ سیڑھیاں لیکچرار کے کھڑے ہونے کی جگہ کے پاس سے ہی اٹھائی جانی شروع ہو جاتی ہیں۔ اور ہر پچھلی سیڑھی پہلی سیڑھی سے بلند ہوتی چلی جاتی ہے۔ جہاں تک عام اندازہ ہے اگر ایک آدمی کے بیٹھنے کے لئے تین فٹ جگہ رکھی جائے تو ایک لاکھ آدمیوں کے بیٹھنے کے لئے

تین لاکھ فٹ جگہ کی ضرورت

ہے۔ تین لاکھ فٹ جگہ کے معنے یہ بنتے ہیں کہ اگر گیلریوں کی جگہ پختہ نہ بنائیں بلکہ لکڑی کی گیلیاں لگائی جائیں تو اگرچہ میں انجنیئر تو نہیں ہوں۔ لیکن اس کے متعلق میں نے موٹا اندازہ لگایا ہے۔ کہ اس پر چھبیس ستائیس ہزار گیلیاں لگیں گی۔ اگر لکڑی کی گیلیاں لگائی جائیں جو پچیس تیس سال تک کام دینگی تو اس وقت کی قیمتوں کے لحاظ سے تو نہیں۔ جنگ سے پہلے جو قیمتیں تھیں ان قیمتوں کے لحاظ سے چھبیس ۲۶ ستائیس ۲۷ ہزار چیل کی گیلیوں پر دو لاکھ روپیہ خرچ ہوگا۔ اور ان گیلیوں کے رکھنے کے لئے لوہے کے گارڈروں پر تین لاکھ روپے کا اندازہ ہے۔ اور دو لاکھ روپیہ کم از کم چھت پر خرچ ہوگا۔ یہ سات لاکھ روپیہ بنتا ہے۔ اور چونکہ اندازہ میں غلطیاں بھی ہو جاتی ہیں۔ ایک لاکھ روپیہ اس کمی کو پورا کرنے کے لئے رکھیں تو کم سے کم

آٹھ لاکھ روپیہ

میں یہ عمارت بنیگی۔ اور اگر پختہ یعنی اینٹوں اور سیمنٹ کی عمارت بنائی جائے جو کئی سو سال تک کام دے تو ایسی عمارت پر پچیس لاکھ روپیہ صرف کرنا ہوگا۔ اتنی بڑی جگہ دس ایکڑ زمین میں بنے گی۔ اور دس ایکڑ زمین میں اس قسم کی سیڑھیاں بناتے چلے جانے کا یہ مطلب ہے کہ (اگر پچھلی اونچائی پچاس فٹ اور اگلی ڈیڑھ فٹ ہو۔) دس ایکڑ زمین میں پچیس فٹ اونچی دیواریں ایک دوسرے کے ساتھ لگی ہوئی اٹھائی جائیں یہ عمارت ہمارے سکول اور بورڈنگ دونو کے مجموعے سے کوئی دو سو گنے بڑی ہو جاتی ہے۔ پس اگر پکی عمارت یعنی اینٹوں اور سیمنٹ وغیرہ سے جلسہ گاہ بنائی جائے تو

کم سے کم پچیس ۲۵ لاکھ

میں بنے گی اور اگر لکڑی کی گیلیاں یا لوہے کی تختیاں وغیرہ لگائی جائیں تو وہ آٹھ لاکھ روپیہ میں بنے گی۔ پس جو لوگ شوریٰ کے موقعہ پر اس تحریک میں شامل نہیں ہو سکے ان کے لئے مایوس ہونے کی کوئی وجہ نہیں اور پھر پانچ سال کا لمبا عرصہ ہے۔ جس میں وہ سہولت کے ساتھ اس رقم کو پورا کر سکتے ہیں۔ اور جماعت کے کسی فرد کے لئے بھی امکان نہیں کہ وہ اس تحریک میں شامل ہونے سے محروم رہ جائے۔ بلکہ ہر فرد شوق سے اس میں حصہ لے سکتا ہے۔ لیکن

ایک اور بات

جس کو اس وقت میں نے پیش نہیں کیا تھا۔ لیکن اس کے بغیر یہ سکیم نامکمل رہ جاتی ہے۔ اور جس کی وجہ سے جلسہ گاہ کے علاوہ بھی ابھی بہت سے روپے کی ضرورت ہے۔ اتنے روپے کی کثرت شاید جماعت کی موجودہ حالت کے لحاظ سے لوگ سمجھیں کہ جماعت کے لئے اتنا روپیہ جمع کرنا بہت بڑا بار ہے۔ مگر یاد رکھنا چاہئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جب ہال کی تجویز فرمائی تھی تو اس قسم کا ہال تیار کرنے سے آپ کا اصل مقصد یہی تھا کہ اسلام کو دوسرے مذاہب کے لوگوں سے روشناس کرایا جائے۔ اور اس وقت کے لحاظ سے آپ نے سمجھا تھا کہ ایک سو آدمیوں کیلئے ہال بنانا بڑی بات ہے لیکن آج ہمارے حوصلے خدا کے فضل سے بڑھے ہوئے ہیں اور ہم کہتے ہیں سو کیا۔ لاکھ آدمیوں کا ہال بناؤ لیکن سوال یہ ہے۔ کہ کیا ہم اس ہال کے ذریعہ سے دنیا بھر کو اسلام سے روشناس کرا سکینگے۔ ہال تو بن گیا۔ لیکن اس ہال کی جو غرض حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بیان فرمائی تھی کیا ہم اس غرض کو پورا کرنے کیلئے ہر مذہب کے

ایک لاکھ آدمیوں کو دعوت

دیکر انکو یہاں بلانے میں بھی کامیاب ہو سکینگے ظاہر ہے کہ ہماری موجودہ حیثیت ایسی نہیں کہ ایک لاکھ تو کجا دس ہزار آدمیوں کو بھی یہاں بلانے میں کامیاب ہو سکیں جو اپنے مذہب اور اپنی قوم میں اہمیت اور اثر و رسوخ رکھتے ہوں۔ ہمارے جلسہ سالانہ پر دو تین سو غیر مذاہب کا آدمی باہر سے آجاتا ہے لیکن ان دو تین سو میں سے ہر ایک کی حالت ایسی نہیں ہوتی کہ وہ اپنی قوم اور اپنے مذہب میں اثر و رسوخ رکھتا ہو۔ وہ جو اثر و رسوخ والے ہوتے ہیں ان کی تعداد دس بیس سے زیادہ نہیں ہوتی۔ پس

ہماری موجودہ حالت

کے لحاظ سے زیادہ سے زیادہ اگر ہم کوشش کریں تو یہ کر سکتے ہیں کہ ایسے سو آدمیوں کو جمع کر لیں مگر ہم ہال بنا رہے ہیں لاکھ آدمیوں کا۔ ظاہر ہے کہ اس میں زیادہ تر ہماری اپنی جماعت کے لوگ ہی آئینگے۔ مگر کیا احمدیوں کے سن لینے سے اسلام ساری دنیا میں روشناس ہو جائیگا۔ پس اتنی بڑی رقم خرچ کرنے کے بعد ہمیں ایسی صورت سوچنی چاہیئے کہ جس سے ہم اس ہال کو اسلام کی تبلیغ کا مرکز بنا دیں۔ اس کے متعلق میں نے جو تجویز سوچی ہے وہ یہ ہے کہ ہم جہاں یہ ہال بنائیں اس کے ساتھ

ایک بہت بڑی لائبریری

بنائیں۔ جس لائبریری میں دنیا کے تمام مذاہب کی کتب جمع کی جائیں۔ اگر ساری نہیں تو تمام مذاہب کی اہم کتب اور اسلام کی قریباً ساری کتب جمع کرنیکی کوشش کیجائے۔ کیونکہ دنیا کے مذاہب کا مقابلہ انکی کتب اور اپنی کتب کے مطالعہ سے ہی کیا جا سکتا ہے۔ ہم جاہلوں کو تو موٹی موٹی باتوں کے ذریعہ سے سمجھا سکتے ہیں لیکن قوم کے علماء کو جب تک ہم ہر میدان میں انکے مذہب کی کمزوری ان پر ثابت نہ کر دیں ان کے مذہب سے بدظن نہیں کر سکتے۔ اسی طرح ہمارے مبلغ جو کام کرتے ہیں۔

ہم ان سے امید تو کرتے ہیں۔ کہ وہ

مخالف مذہب کی کتب کا مطالعہ

کریں۔ لیکن ایک انسان تبلیغ بھی کرے۔ تربیت کا کام بھی کرے، عبادت بھی کرے اور پھر ایسا مطالعہ بھی کرے۔ کہ ہر مذہب کی کتب کا واقف ہو سکے۔ یہ ناممکن بات ہے۔ اور اگر ہمارے مبلغین کا علمی مقام اتنا بلند نہ ہو۔ کہ وہ ہر مذہب کے مقابلہ میں کامیاب طور پر کھڑے ہو سکیں۔ تو ہماری تعلیم اور تبلیغ اتنی مؤثر نہیں ہو سکتی۔ اس لئے سب سے پہلے ضروری ہے۔ کہ ہم پہلے تو ہر مذہب کے لٹریچر کو اپنے یہاں جمع کریں اس کے لئے میرا اندازہ یہ ہے۔ کہ تین لاکھ روپے کی ضرورت ہوگی جس سے عمارت تیار کی جائیگی۔ عمارت تیار کرنے کے بعد ہر مذہب کی

کتابیں جمع کرنے کا کام

ہے۔ جو لوگ کتابیں جمع کرنے کا شوق رکھتے ہیں۔ وہ جانتے ہیں۔ کہ کتابیں جمع کرنا کتنا مشکل کام ہے۔ میری اپنی چھوٹی سی لائبریری ہے میں سمجھتا ہوں وہ بھی پچیس تیس ہزار کی ہوگی۔ اور وہ اس وقت کامل لائبریری کا ہزارواں حصہ بھی نہیں بلکہ دس ہزارواں حصہ بھی نہیں ہے۔ ایک مکمل لائبریری کیلئے تین چار لاکھ جلدوں کی ضرورت ہے۔ اور یہ تین چار لاکھ جلدیں پچاس ساٹھ لاکھ روپے میں خریدی جا سکتی ہیں۔ لیکن اگر ابتداء میں ساری کتب نہ خریدیں۔ بلکہ اہم کتب جمع کی جائیں۔ تو میرے خیال میں ابتدائی کام کے لئے پانچ لاکھ روپیہ خرچ کرنا ہوگا۔ کیونکہ شروع میں ہی یہ کام مکمل نہیں ہو سکتا۔ پانچ لاکھ روپے کی رقم سے تمام مذاہب کی اہم کتابیں خرید کر لائبریری کی ابتداء کی جا سکتی ہے۔ تین لاکھ کی بلڈنگ اور پانچ لاکھ کی کتابیں یہ آٹھ لاکھ بنا۔ آٹھ لاکھ یہ۔ اور آٹھ لاکھ ہال کے لئے۔ یہ

سولہ لاکھ روپیہ

بنتا ہے۔ یوں تو لائبریری پڑھنے ہی کے لئے ہوتی ہے۔ لیکن ہماری غرض چونکہ یہ ہوگی۔ کہ اسلام کی تبلیغ کو ساری دنیا میں پھیلائیں اس لئے ساری دنیا میں تبلیغ پھیلانے کے لئے ضروری ہوگا۔ کہ ہم ایسے آدمی تیار کریں جو ہر زبان جاننے والے ہوں۔ یا اگر ہر ایک زبان نہیں تو نہایت

اہم زبانیں جاننے والے

ہوں۔ چین زبانوں میں اہل مذاہب کی کتابیں پائی جاتی ہیں۔ مثلاً یونانی ہے۔ عبرانی ہے۔ تاکہ عیسائیت اور یہودیت کا لٹریچر پڑھ سکیں اور عربی جاننے والے بھی ہوں تاکہ اسلام کا لٹریچر پڑھ سکیں فارسی جاننے والے بھی ہوں تاکہ اسلام کا لٹریچر پڑھ سکیں سنسکرت اور تامل زبان جاننے والے بھی ہوں۔ تاکہ ہندو اور ویدک دھرم کا لٹریچر پڑھ سکیں۔ پالی زبان جاننے والے بھی ہوں، تاکہ بدھوں کا لٹریچر پڑھ سکیں چینی زبان جاننے والے ہوں، تاکہ کنفیوشس کا لٹریچر پڑھ سکیں۔ اور پہلوی زبان جاننے والے بھی ہوں۔ تاکہ زرتشتیوں کا لٹریچر پڑھ سکیں۔ اسی طرح پرانی دو تہذیبیں ایسی ہیں کہ گو اب وہ تہذیبیں مٹ چکی ہیں۔ لیکن ان کا لٹریچر ملتا ہے۔ ان میں سے ایک پرانی تہذیب بغداد میں تھی۔ اور ایک مصر میں تھی۔ ان کا لٹریچر پڑھنے کے لئے بابلی زبان اور ہیروگرافی جاننے والے چاہئیں۔ تاکہ ان کے لٹریچر کو پڑھ کر اسلام کی تائید میں جو حوالے مل سکیں۔ ان کو جمع کریں۔ اور ان کے ذریعہ اسلام پر جو حملے ہوتے ہیں۔ ان حملوں کا جواب دے سکیں۔ جب تک ہم یہ کام نہیں کرتے۔ ہم دشمن کا اس کے ہی تجویز کردہ میدان میں

مقابلہ کرنے میں کامیاب

نہیں ہو سکتے۔ مقابلے دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک اجمالی مقابلہ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے معجزات۔ نشانات اور دُعا کے ذریعہ کیا۔ لیکن ایک طبقہ ایسا بھی ہوتا ہے، کہ وہ ان معجزات اور نشانات کی طرف رخ نہیں کرتا۔ بلکہ وہ اس بات کا محتاج ہوتا ہے، کہ دوسری چیزوں اور دوسرے علوم کے ذریعہ اسے قائل کیا جائے جیسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے

"مسیح ہندوستان میں"

لکھ کر دشمنوں کا مقابلہ کیا۔ اس کتاب میں آپ نے معجزات یا نشانات پیش کر کے دشمن کا مقابلہ نہیں کیا۔ بلکہ ان کا مقابلہ تاریخی حوالوں کو پیش کر کے کیا گیا ہے۔ اور آپ نے ثابت کیا ہے، کہ حضرت مسیح علیہ السلام زندہ کشمیر میں آئے اور یہاں آ کر فوت ہوئے، یہیں انکی قبر ہے۔ اسی طرح

"ست بچن"

ہے۔ اس کی بنیاد بھی دعا یا معجزات اور الہامات پر نہیں ہے۔ بلکہ سکھ لٹریچر سے ہی ثابت کیا گیا ہے، کہ بابا نانک مسلمان تھے۔ تو "مسیح ہندوستان میں" یا "ست بچن" میں جو باتیں ثابت کی گئی ہیں۔ ان باتوں کے ثابت کرنے سے آپ کی یہی غرض تھی۔ کہ آپ جانتے تھے کہ ایک طبقہ بنی نوع انسان کا ایسا بھی ہے، جو دعا اور معجزات وغیرہ سے فائدہ نہیں اٹھاتا۔ بلکہ ان علوم کے ذریعہ قائل ہونا چاہتا ہے۔ جس کو وہ علوم سمجھتا ہے پس ہمارے لئے ضروری ہوگا۔ کہ ہم اس قسم کے لٹریچر کا مطالعہ کرنے والے لوگ پیدا کریں۔ اور ان کو اس کام کے لئے وقف کریں۔ کہ وہ لائبریری میں بیٹھ کر کتابیں پڑھیں اور معلومات جمع کر کے مدوّن صورت میں مبلغوں کو دیں۔ تا وہ انہیں استعمال کریں۔ اسی طرح وہ اہم مسائل کے متعلق تصنیفات تیار کریں۔ اگر ان لوگوں کی رہائش اور گزارہ کے لئے دو لاکھ روپیہ وقف کریں تو یہ

اٹھارہ لاکھ روپیہ

بنتا ہے۔ پھر ان کی کتب کو شائع کرنے کے لئے ایک مطبع کی ضرورت ہے جس کے لئے ادنےٰ اندازہ دو لاکھ کا ہے۔ اس کے علاوہ پانچ لاکھ روپیہ اندازاً اس بات کے لئے چاہیئے۔ کہ جو تصنیفات وہ تیار کریں۔ ان کو شائع کیا جائے۔ اور پھر ایسا انتظام کیا جائے، کہ نفع کے ساتھ وہ سرمایہ واپس آتا جائے، اور دارالمصنفین کا گزارہ اس کی آمد پر ہو۔ یہ وہ صحیح طریقہ ہے۔ جس کے ذریعہ سے ہم

علمی دنیا میں ہیجان

پیدا کر سکتے ہیں۔ اور اس کام کے لئے

پچیس لاکھ روپے کی ضرورت

ہے۔ اس وقت میں تحریک نہیں کر رہا۔ میں صرف باہر کے لوگوں کو بتا رہا ہوں۔ کہ یہ ایک بڑا وسیع میدان ہمارے سامنے ہے۔ جس کی طرف ہم نے آہستہ آہستہ قدم اٹھانا ہے۔ اس لئے جماعت کا کوئی فرد یہ خیال نہ کرے، کہ جو لوگ ہال کے چندہ میں نہیں آ سکے۔ ان پر کوئی ذمہ داری نہیں، یا ان کے لئے ثواب حاصل کرنے کا کوئی موقعہ نہیں۔ ابھی

ثواب کا موقعہ

پڑا ہے۔ جیسا کہ میں نے بتایا ہے آٹھ لاکھ روپیہ تو ہال کی ادنےٰ سے ادنےٰ عمارت کے لئے چاہیئے۔ اس لئے

بیرونی دوستوں کے لئے

بھی بڑا موقعہ ہے۔ کہ وہ بڑھ بڑھ کر حصہ لیں۔ اور ثواب حاصل کریں۔ ابھی پانچ سال کا عرصہ پڑا ہے۔ خدا نے چاہا تو اس عرصہ میں جماعت بھی بڑھ جائے گی۔ اور اموال بھی بڑھ جائینگے۔ اگر خدا تعالےٰ کا منشاء ہو تو پانچ سال میں۔ اور اگر خدا کا منشاء اس کو لمبا کرنے کا ہو۔ تو اس سے زیادہ عرصہ میں ہم اس پچیس لاکھ روپیہ والی سکیم کو مکمل کر سکتے ہیں۔ ورنہ خالی زمین میں کرسیاں بچھا دینے سے دُنیا ہنسے گی۔ کہ تم نے آٹھ لاکھ روپیہ یونہی خرچ کر دیا۔ پس ہم آٹھ لاکھ روپیہ کو یونہی خرچ کرنا نہیں چاہتے۔ بلکہ اس کے ساتھ سترہ لاکھ روپیہ اور لگانا چاہتے ہیں۔ تاکہ اس کے ساتھ

ہم ساری دنیا کو ہلا سکیں

اور علمی دنیا میں ہیجان پیدا کر سکیں۔ اور چین جاپان۔ فرانس۔ اٹلی۔ سپین۔ جرمنی۔ روس۔ امریکہ انگلستان۔ شام۔ فلسطین۔ ٹرکی۔ ایران۔ افغانستان کے لوگوں کو یہ کتابیں پڑھ کر خود بخود تحریک ہو۔ کہ اس جلسہ گاہ میں چل کر ان کتابوں کے لکھنے والے لوگوں کے خیالات اور اسلام کی خوبیاں اپنے کانوں سے سنیں۔ پس ہم نے ایک لاکھ آدمی کے لئے ہال بنا کر اس کو غیر مذاہب کے آدمیوں سے بھرنے کا سامان بھی کرنا ہے ورنہ اس ہال کی ایک ایک اینٹ ہم کو بددعائیں دیگی۔ کہ ہال بنا کر بغیر کام کے اسے خالی چھوڑ دیا۔ پس یہ مت سمجھو۔ کہ ہم نے صرف یہ ہال بنانا ہے۔ بلکہ ہم نے اس ہال کو غیر قوموں اور غیر مذاہب کے لوگوں سے پُر کرنے کے سامان بھی کرنے ہیں۔ اور ایک ایسا

علمی میدان جنگ

تیار کرنا ہے۔ جس کے ذریعہ سے دنیا کی چاروں اطراف سے لوگ کھنچے چلے آئیں۔ اور اس ہال میں بیٹھ کر ہماری باتیں سنیں۔ پس ہم نے صرف ہال ہی نہیں بنانا۔ بلکہ ہال کو آباد کرنے کے سامان بھی مہیا کرنے ہیں۔ لوگ کہیں گے کہاں سے؟ اور کس طرح؟ میں کہتا ہوں جس طرح ہمارے تمام کام پہلے ہوئے اسی طرح انشاء اللہ یہ بھی ہوگا۔ دنیا باتیں بناتی ہی رہ گئی اور ہم اپنے کام کرتے ہی چلے جائیں گے۔ ÷

ویدوں کے متعلق بانی آریہ سماج کا ایک بے بنیاد دعویٰ

کیا آریہ وددان اسے درست ثابت کر سکتے ہیں؟

ایک سال کا عرصہ ہوا میں نے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے معزز ممبر صاحبان کو عموماً اور اس کے نامی اور مشہور تین وددانوں پنڈت بھگوت دت صاحب پنڈت رام چند ر صاحب اور پنڈت کالی چرن صاحب کو خاص طور پر مخاطب کرتے ہوئے لکھا تھا کہ ستیارتھ پرکاش میں پنڈت دیانند جی بعض ایسے دعوے کر گئے ہیں۔ جو نہ صرف ویدک لٹریچر کے رو سے غلط ہیں۔ بلکہ ان کے اپنے دعاوی کی تصدیق کے لئے جن کتب کے حوالے انہوں نے پیش کئے ہیں وہ حوالے بھی ان دعاوی کی قطعاً تصدیق نہیں کرتے بطور مثال میں نے ان کی خدمت میں پنڈت جی کا ایک دعوے بھی انہی کے الفاظ میں پیش کر کے عرض کیا تھا کہ آریہ سماج کا چوتھا نیم یہ ہے کہ سچ کو لینے اور جھوٹ کو چھوڑنے کے لئے ہمیشہ تیار رہنا چاہیئے۔ لہذا اب آپ لوگوں کے لئے صرف دو ہی صورتیں ہیں یا تو اس دعوے کو پنڈت جی کی پیشکردہ کتاب سے سچا ثابت کریں یا پھر اپنے چوتھے نیم کے مطابق اس دعوے کے غیر صحیح ہونے کا اعلان کر دیں۔

اس مضمون کے شائع ہونے کے بعد میں نے کئی دن تک انتظار کیا مگر کسی بھی آریہ وددان نے کوئی جواب نہ دیا۔ میں نے پھر ان سب وددانوں کو مخاطب کرتے ہوئے لکھا کہ سوامی جی کے اس دعوے کو سچا ثابت کر کے پچاس روپے مجھ سے انعام لو۔ اور اگر اسے سچا ثابت نہیں کر سکتے تو اس کے غیر صحیح ہونے کا اعلان کر دو۔ کیونکہ نجات حق اور انصاف کی تائید کرنے سے ملتی ہے۔ اور آپ کا چوتھا نیم بھی یہی کہہ رہا ہے۔"

یہ دوسرا اعلان میں نے "علمائے آریہ سماج کا آخری امتحان اور ان کے لئے پچاس روپے انعام" کے عنوان کے ماتحت اخبار "الفضل" میں کرایا تھا۔ مگر آج تک کسی بھی آریہ وددان نے جواب نہیں دیا۔

آریہ صاحبان جانتے ہیں۔ کہ اس کتاب ستیارتھ پرکاش کے باعث آجکل ملک کے ہر حصے میں سخت بے چینی پھیلی ہوئی ہے۔ اور ہندوستانی اقوام کا امن و اتحاد جن پر کہ ملک کی ترقی بلکہ زندگی کا انحصار ہے۔ تباہ و برباد ہو رہا ہے۔ جس کی علت تامہ ستیارتھ پرکاش میں درج شدہ بے دلیل دعاوی اور پاک سیرت ہادیانِ مذاہب کے خلاف درشت کلامی ہے۔ لہذا ہندو مسلم اتحاد کی مضبوطی اور ہندوستان کی ترقی کے خیال سے میں آپ آریہ صاحبان کی خدمت میں پھر عرض کرتا ہوں۔ کہ سچ کو لینا اور جھوٹ کو چھوڑنا آپ کا چوتھا نیم ہے۔ جیسے روزانہ صبح شام سندھیا اگنی ہوتر وغیرہ کرتے ہوئے آپ لوگ دہراتے ہیں۔ اس وقت اس پر عمل کرنے سے نہ صرف آپ سچے آریہ ثابت ہونگے۔ بلکہ ملک کا بھلا بھی ہوگا۔ امن قائم ہوگا۔ لہذا آپ کی خدمت میں بانی آریہ سماج کی کتاب کے غلط دعاوی میں سے صرف ایک اس وقت پیش کرتا ہوں۔ آپ مناظرے یا جیت ہار کے خیال کو دل سے بالکل نکال کر اس دعویٰ کو بنظر غور دیکھیں۔ اگر وہ پنڈت جی کے پیشکردہ حوالے سے صحیح ثابت ہو تو اسے کسی اخبار میں اس کا صحیح ہونا ثابت کر دیں اور اگر وہ صحیح ثابت نہ ہو تو اس کے غیر صحیح ہونے کا اعلان کر دیں۔

ویدوں کا اظہار دنیا میں کیسے ہوا اس کے متعلق پنڈت جی فرماتے ہیں۔

ستپتھ ۱۱-۴-۲-۳ "اگنے رگوید و وایو یجروید و سوریات سام وید" پہلے پہل یعنی پیدائش کے شروع میں پرماتمانے اگنی، وایو، آدتیہ اور انگرا رشیوں کے آتما میں ایک ایک وید کو ظاہر کیا۔"

(ستیارتھ پرکاش [illegible] سمولاس [illegible])

پنڈت جی کا ارشاد ہے کہ شتپتھ برہمن کے گیارہویں کانڈ کی مندرجہ بالا عبارت سے ثابت ہوتا ہے کہ آغاز عالم میں ایشور نے اگنی، وایو، آدتیہ اور انگرا ان چاروں رشیوں کے دلوں پر ایک ایک وید کو الہاماً ظاہر کیا۔

شتپتھ برہمن کے گیارہویں کانڈ کا جو فقرہ پنڈت جی نے نقل کیا ہے۔ اس کے لفظی معنے یہ ہیں۔ "آگ میں سے رگوید ہوا میں سے یجروید اور سورج میں سے سام وید پیدا ہوا"۔ اگنی وایو اور سوریہ یہ تین لفظ اس فقرے میں آتے ہیں ان کے یہی معنے ازروئے لغت اور ازروئے سیاق وسباق صحیح ہیں۔ جو ہم نے لکھے ہیں۔ اور یہ تینوں لفظ گرامر کے لحاظ سے یہاں عبارت پنچمی واقع ہوئے ہیں اور پنچمی کسی اسم میں اس وقت لگائی جاتی ہے۔ جب اس کے مسمیٰ میں سے کسی چیز کا نکل کر علیحدہ ہونا ثابت کرنا ہو۔ مثلاً درخت سے پھل گرتا ہے۔ یہاں درخت (ورکھ) میں پنچمی ضمیر لگا سکینگے۔ بالکل یہی حالت مذکورہ بالا تینوں الفاظ اگنی وغیرہ کی ہے۔ لہذا سوائے ان معنوں کے جو ہم نے لکھے ہیں اس فقرے کے اور کوئی معنے ہو ہی نہیں سکتے چنانچہ آریہ سماج کے مشہور عالم ویدک منی جی نے اس عبارت کا یہی ترجمہ اپنی کتاب وید سروسو کے صفحہ ۱۶ پر کیا ہے۔ چنانچہ لکھا ہے۔ "تین وید پیدا ہوئے۔ آگ سے رگوید ہوا سے یجروید سورج سے سام وید"۔ اتیرے برہمن کے ادھیائے ۲۵ میں بھی یہی عبارت ہے۔ کہ آگ ہوا اور سورج میں سے رگوید یجروید اور سام وید پیدا ہوئے۔ فرق دونو عبارتوں میں صرف یہ ہے۔ کہ شتپتھ برہمن میں سورج کے لئے "سوریہ" کا لفظ آیا ہے۔ اور اتیرے برہمن میں سورج کا نام "آدتیہ" آیا ہے۔ اور یہ دونو نام سنسکرت زبان میں سورج کے ہی ہیں۔ یہ بھی یاد رہے کہ ویدک لٹریچر کی کسی کتاب سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ اگنی وایو اور ادتیہ نام کے رشی بھی ہوئے ہیں یہ پنڈت دیانند جی کا اپنا من گھڑت دعوے ہے۔

پھر پنڈت جی نے شتپتھ برہمن کی جو عبارت دی ہے۔ اس میں ایک لفظ "سوریہ" ہے جس کے معنے پنڈت جی نے نیچے "آدتیہ" لکھے ہیں۔ حالانکہ اگر وہ کسی رشی کا نام تھا۔ جیسا کہ ان کا دعویٰ ہے۔ تو وہاں ترجمے میں بھی "سوریہ" ہی لکھتے کیونکہ عبارت میں اگنی۔ وایو اور سوریہ یہ تین ہی لفظ ہیں۔ مگر آپ نے "سوریہ" کا ترجمہ آدتیہ لکھا ہے جس کا صاف مطلب یہ ہے کہ ان کے نزدیک بھی ان الفاظ کے صحیح معنے آگ ہوا اور سورج کے ہی ہیں اور یہی حقیقت ہے۔ پس پنڈت جی کی درج کردہ عبارت سے قطعاً یہ ثابت نہیں ہوتا کہ "آغاز عالم میں ایشور نے اگنی۔ والیو۔ آدتیہ اور انگرا ان چاروں رشیوں کے دلوں پر ایک ایک وید کو الہاماً نازل کیا تھا"۔ نہ یہاں انگرا کا نام ہے اور نہ ہی یہاں اتھروید کا نام اور نہ کسی اور رشی کا نام اور نہ اس کے دل پر وید کے الہاماً نازل ہونے کا بلکہ اصل عبارت سے صرف یہ ثابت ہے کہ آگ میں سے رگوید ہوا میں سے یجروید اور سورج میں سے سام وید پیدا ہوا۔ اور اگر سیاق وسباق کو مدنظر رکھیں تو یہ مطلب ہوگا۔ کہ ایشور کی کوشش وقدرت سے آگ ہوا اور سورج میں سے رگوید یجروید اور سام وید پیدا ہوئے۔ ان دونوں صورتوں میں پنڈت جی کے دعوے کی تصدیق اس حوالے سے بالکل نہیں ہوتی بلکہ اس کی مکمل تردید ہو رہی ہے۔ لہذا پنڈت جی کا یہ دعوے بالکل غلط ہے۔ بلکہ اسے دیکھ کر ہر منصف مزاج انسان یہ کہیگا کہ یہ دعوے کسی سنسکرت زبان سے ناواقف کا ہے اور یا پھر عمداً عوام کو دھوکہ دینے کے لئے ایسا کیا گیا ہے۔

معزز آریہ صاحبان کئی غلط دعاوی میں سے صرف یہ ایک دعوے میں نے آپ کی خدمت میں پیش کیا ہے۔ آپ شتپتھ برہمن کی درج کردہ عبارت سے اسے سچا ثابت کریں۔ اور اگر یہ ممکن نہ ہو تو اس کے غلط ہونے کا اقرار کریں۔ بلکہ اعلان کریں۔ پیارے دوستو حق وانصاف کی تائید کرنا ہی نیکی اور بہادری ہے۔ چنانچہ آپ میں سے ہی پنڈت ویدک منی جی نے سوامی جی کے ایک اور ایسے ہی غلط دعوے کی تردید کرتے ہوئے پنڈت جی کے متعلق یہ اعلان کیا۔ "اکثر بھگتی سے اندھے۔ بے علم۔ جہالت سے متوالے (آریہ سماجی) سوامی دیانند کی کتابوں میں لکھی گئی دلائل کے خلاف۔ ویدک لٹریچر کے خلاف۔ اور اپنے عقائد کے خلاف باتوں کو دوسروں کی ملائی ہوئی کہہ دیتے ہیں۔ جو کہ بہت ہی قابل مذمت بات ہے۔" وید سروسو صفحہ ۱۱

آریہ سماجی عالم کی اس عبارت کا مطلب بالکل واضح ہے۔ کہ پنڈت جی اپنی کتب میں بہت سی بے دلیل اور ویدک لٹریچر کے خلاف باتیں اپنے ہاتھ...... سے ہی لکھ گئے ہیں۔ اے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے معزز ممبر صاحبان آج میں نے آپ کی خدمت میں یہ دعویٰ پنڈت جی کا بغرض فیصلہ پیش کیا ہے۔ آپ کا فرض ہے کہ اسے صحیح ثابت کریں۔ اور اگر نہ ہو سکے تو اس کے غلط ہونے کا صاف لفظوں میں اقرار و اعلان کر دیں۔

خاکسار:- ناصر الدین عبداللہ وید بھوشن مولوی فاضل۔ کاویہ تیرتھ قادیان

دشمن پر نفسیاتی اثر

علم النفس کے ماہرین کا اس پر اتفاق ہے کہ مختلف طبائع پر مختلف باتوں کا نفسیاتی اثر ہوتا ہے۔ کسی تندرست انسان کو مختلف دلائل دیکر اور بار بار کہہ کر شدید سے شدید بیماری کا مریض بنایا جاسکتا ہے۔ سخت بیمار کو سادہ پانی سے اسے تریاق کا نام دے کر تندرست کیا جاسکتا ہے۔ یہ صرف کرسکنا ہی نہیں۔ بلکہ ایسا کیا جاچکا ہے۔ اسی طرح جنگ کے دوران میں معمولی گولیوں سے بموں کا کام لیا جاسکتا ہے۔ صرف ہمت کی ضرورت ہے۔ آج ہمارے پیارے امام المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود (فداہ روحی) نے جو مجسمہ علوم ظاہری و باطنی ہیں۔ ہمیں بتلایا ہے۔ حضور فرماتے ہیں۔ "ہمارے سپرد جو کام کیا گیا ہے۔ وہ ساری دنیا میں اسلام اور احمدیت کو پھیلانا ہے۔ مگر میں دیکھتا ہوں۔ ابھی تک ہماری جماعت میں یہ احساس پوری طرح پیدا نہیں ہوا۔ ہر دل دکھیا نہیں۔ ہر دل میں اسلام کی وہ محبت پائی نہیں جاتی۔ جو انسان کو دیوانہ اور مجنون بنادیتی ہے ہزاروں انسان ایسے ہیں۔ جن کے باپ جن کی مائیں۔ جن کے بھائی جن کی بہنیں۔ جن کے چچا۔ جن کے بھتیجے جن کے ماموں جن کے بھانجے اور جن کے دوسرے کئی رشتہ دار غیر احمدی ہیں۔ وہ ان سے ملتے جلتے ہیں۔ وہ ان سے ہر طرح کے تعلقات رکھتے ہیں۔ لیکن ان کے دل میں یہ درد پیدا نہیں ہوتا۔ کہ وہ ان کو احمدی بنالیں۔ بے شک وہ اتنا تو کرلیتے ہیں کہ جب مجھ سے ملتے ہیں۔ تو کہتے ہیں۔ کہ آپ دعا کریں۔ کہ ہمارا باپ احمدی ہوجائے۔ ہماری والدہ احمدی ہوجائے۔ ہماری بہن احمدی ہوجائے۔ ہمارا بھائی احمدی ہوجائے۔ ہمارا فلاں رشتہ دار احمدی ہوجائے۔ مگر یہ رسمی بات تو ہر کوئی کہہ سکتا ہے۔ اگر واقعہ میں ان کے دلوں میں درد ہوتا۔ کہ کیوں وہ ابھی تک احمدیت میں شامل نہیں ہوئے۔ تو میں سمجھتا ہوں۔ وہ کھانا پینا اپنے اوپر حرام کرلیتے۔ اور اپنے غیر احمدی عزیزوں اور رشتہ داروں کے پاس جاکر بیٹھ جاتے۔ اور کہتے یا ہم مر جائیں گے۔ اور یا پھر آپ کو ہدایت منوا کر رہیں گے۔ ہم اس وقت تک کھانا نہیں کھائیں گے۔ ہم اس وقت تک پانی نہیں پیئیں گے۔ جبتک آپ ہم سے کھل کر باتیں نہ کرلیں۔ اور ہم پر یہ ثابت نہ کردیں کہ ہم ایک غلط راستہ پر جارہے ہیں۔ ہم اس وقت تک یہاں سے ہلیں گے نہیں۔ جبتک اس بات کا فیصلہ نہ ہوجائے۔ اور جب تک ہم پھر مل کر ایک نہ ہوجاویں۔ ہمیں یہ دکھ اور درد تڑپا رہا ہے۔ کہ ہم اور طرف جارہے ہیں۔ اور آپ اور طرف جارہے ہیں۔ اب فیصلہ اس طرح ہوگا۔ کہ یا آپ ہم پر ہماری غلطی ثابت کردیں۔ اور یا پھر ہم آپ پر آپ کے عقائد کی غلطی ثابت کر دیتے ہیں۔"

یہ طریق سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں بتایا ہے۔ جس کا موثر ہونا نہ صرف واقعات بتارہے ہیں۔ بلکہ دشمن بھی مجبور ہے۔ کہ پکار اٹھے۔ کہ "ناظرین اہلحدیث ہوشیار ہو جائیں۔ مرزائیت کا بم آتا ہے۔ مرزائیت کی اس تعلیم کو معمولی نہ سمجھیں"! (اخبار اہلحدیث)

آج حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بتائے ہوئے طریق تبلیغ کو دشمن بم کے نام سے تعبیر کرتا ہے۔ کتنا عمدہ موقع ہے۔ اور کتنے مبارک وہ لوگ ہوں گے۔ جو اس موقع سے فائدہ اٹھائینگے۔ جبکہ دشمن پر ہمارے ہتھیار کا نفسیاتی اثر پڑچکا ہے۔ اور وہ ہمارے حملہ سے قبل ہی اسکی محض تفصیل سنکر ہی مرعوب ہوچکا ہے۔ یہ وہ وقت ہے۔ جبکہ صرف سرسوں کے دانوں سے چھروں کا کام لیا جاسکتا ہے۔ سادہ پانی سے تریاق کا کام لیا جاسکتا ہے۔ یعنی کسی غیر شخص کو تبلیغ نہیں کرنا ہے۔ کوئی زائد اخراجات کے برداشت کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اپنے رشتہ داروں کو ملنے جائیے۔ اور دھرنا مار کر بیٹھ جائیے۔ کہ یا تو احمدی ہوجاؤ۔ یا ہمیں بھی واپس بلا لو۔ میں ہر احمدی سے اپیل کرتا ہوں۔ کہ وقت تنگ ہے۔ وہ زمانہ آیا چاہتا ہے۔ جب خدا خود آسمان سے اتر کر اپنے فرشتوں کے ذریعے تبلیغ شروع کردے گا۔ اس کا کام شروع ہوچکا ہے۔ لوگوں کے دلوں میں خود بخود تحریک ہورہی ہے۔ اگر تم نے سستی کی۔ تو یاد رکھو سخت شرمندگی اور پشیمانی ہوگی۔ اور ہمیشہ کف افسوس ملنا پڑیگا

خدا تم کو ان تمام نعماء و برکات سے محروم کردیگا۔ جس کا وعدہ مومنوں سے ہے۔ کیونکہ تم نے ذاتی اور دنیاوی لذات چند روزہ لذات اپنے بیوی بچوں کے لئے قوم کی ملت کی زندگی پر تلوار چلائی ہوگی۔ پس وقت کی نزاکت کو سمجھو کان اللہ نزل من السماء کو یاد کرو اس ہستی کی ہر بات سے اپنی زندگی وابستہ سمجھو۔ اور اپنی ملازمتوں۔ کاروبار تجارتوں سے فراغت پاکر جلد از جلد اپنے رشتہ داروں کے پاس پہنچ جاؤ۔ اور مت واپس آؤ جبتک تم اس مصلح موعود کی بتائی ہوئی تجویز کی کامیابی کو اپنی آنکھوں سے نہ دیکھ لو۔

(نظارت دعوۃ و تبلیغ)

گوشت باسی بھی کھا لینا چاہیئے (چرک)

گوشت خوری کے خلاف لکھنے اور بولنے والے اگر اسبارہ میں اپنا ذاتی عقیدہ پیش کرکے اس کی مخالفت کریں۔ تو یہ ان کا حق ہے۔ مگر اس کو از خود ہی مذہبی عقیدہ بنا کر اس کے ثبوت میں اپنی مذہبی کتب کے حوالے پیش کرکے یہ ثابت کرنے کی کوشش کرنا۔ کہ گویا گوشت خوری ہندو مذہب میں مطلقاً منع ہے۔ درست نہیں۔ کیونکہ یہ ایک ایسی بات ہے۔ جو قدیم زمانہ سے آج تک ہندوؤں میں رائج چلی آرہی ہے۔ جس کا ثبوت ہر جگہ آسانی سے مل سکتا ہے۔ چرک جو کہ ایک مذہبی مشہور فلاسفر اخلاقیات کا ماہر شخص تھا۔ اور دوسری صدی عیسوی کے شروع میں راجہ کنشک کا درباری حکیم تھا۔ اس نے لوگوں کی بہتری کے لئے بعض باتیں طبی نقطہ نگاہ سے تحریر کی ہیں۔

چرک سنگھتیا اشٹم ادھیائے میں کھانے کے متعلق عام ہدایات دیتا ہے۔ مثلاً

न नक्तं दधि भुञ्जीत

رات کو دہی مت کھاؤ۔

[illegible]

اکیلے مفرد ستو نہ کھاؤ وغیرہ

وہاں یہ بھی لکھا ہے۔

न पर्युषित [illegible]

[illegible]

کہ باسی غذا مت کھاؤ۔ ہاں گوشت ہو۔ ساگ پات ہو۔ پھل ہوں۔ تو وہ کھا لیا کرو۔ چرک جو کہ ایورویدک کا ماہر مانا گیا ہے۔ اور سشرت اور واگ بھٹ کا ہم پلہ گنا گیا ہے۔ اس کے نزدیک گوشت اگر باسی بھی ہے۔ تو کھا لینا چاہیئے۔ عبدالواحد (واقف زندگی)

عورتیں اپنے آپ کو دین کے لئے وقف کریں!

حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر عورتوں میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا تھا۔ "جس طرح انسان کا ہاتھ ہوتا ہے۔ جو سارے کام کرتا ہے۔ لیکن بندھا ہوا یا زخمی ہاتھ کیا کام کرسکتا ہے۔ اسی طرح عورتیں بے شک قیمتی اور مفید وجود ہیں۔ جو بہت کام کرسکتی ہیں۔ لیکن پہلے ان کو مفید اور کام دینے کے قابل بنانا پڑے گا۔ اور جس طرح پہلے ہیرے کو تراشا جاتا ہے۔ اور پھر وہ مفید اور زینت کا موجب ہوتا ہے۔ اسی طرح عورتوں کو بھی اصلاح کرنی پڑے گی۔ پھر وہ دین کے لئے مفید ہوسکیں گی۔ پس لجنہ مرکزیہ نے ابھی بہت لمبی منزل طے کرنی ہے۔ اور بہت بڑا کام اس کے سامنے ہے۔ جس کے لئے رات اور دن قربانی کی ضرورت ہے۔ اور ایسی عورتوں کی ضرورت ہے۔ جو اپنے آپ کو دین کے لئے وقف کریں۔ جس طرح مردوں نے اپنے آپ کو وقف کیا ہے"۔

اس وقت لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کو ایسی عورتوں کی ضرورت ہے۔ جو لجنہ اماء اللہ کے دفتر میں کام کرنے کے لئے ایک ایک ماہ کے لئے اپنے آپ کو وقف کریں۔ پس عورتوں کو چاہیئے۔ کہ اپنے آقا کے حکم پر لبیک کہتے ہوئے ایک ماہ کے لئے اپنے اوقات کو وقف کریں۔ خاکسار مریم صدیقہ

(جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ)

رفتار بیعت - اپریل ۱۹۴۵ء

اپریل میں مارچ ۱۹۴۵ء کی نسبت بیعت میں کمی ہے۔ مارچ کی بیعت کی تعداد ۲۹۴ تھی۔ مگر ۲۵ اپریل تک کی بیعت کی تعداد ۱۹۰ سے نہیں بڑھی۔ اور اگر اپریل کے باقی دنوں میں بھی یہی رفتار رہی۔ تو سارے مہینہ کی بیعت ۲۲۳ کے لگ بھگ ہوگی۔ تمام جماعتوں اور احمدی افراد کو پوری جدو جہد کرنا چاہیئے۔ کہ اس کمی کو جلد سے جلد پورا کیا جائے۔ تا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز پر یہ اثر پیدا نہ ہو۔ کہ جماعت تبلیغ میں سستی کر رہی ہے۔ (انچارج بیعت دفتر پرائیویٹ سکرٹری)

جماعت احمدیہ کیلئے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا اسوۂ حسنہ

تحریک جدید کو حضور کا عطیہ ۱۷۵۰۰ روپیہ وصول ہو گیا

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرما چکے ہیں کہ "نہ صرف قول سے لوگوں کو سمجھاؤ۔ بلکہ فعل سے بھی تحریک کرو۔ کیونکہ ہر جگہ قول اثر نہیں کرتا۔ بلکہ اکثر جگہ نمونہ کا اثر ہوتا ہے"۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس ارشاد کی تعمیل میں سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا پاک نمونہ پیش کیا جا رہا ہے۔ تا آپ نے جو اپنی مرضی اور اپنی خوشی سے تحریک جدید اور ترجمۃ القرآن میں حصہ لیا ہے اسے نہایت بشاشت اور قلبی راحت کے ساتھ ادا کرتے ہوئے رضا الٰہی حاصل کریں۔

آپ کو یاد ہو گا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے گیارھویں سال میں دسویں سال کے اضافہ کے ساتھ دس ہزار ایک روپیہ کا عطیہ دینے کا ارشاد فرمایا۔ جس کی تفصیل یہ ہے:۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی طرف سے ۲۷۵۷
" " دس نادار احمدیوں کی " " ۲۷۵۷
" " حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم و حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے ۲۷۵۷
" " ان روحوں کی طرف سے جو صداقت کے لئے تڑپ رہی ہیں ۶۷۶
" " حضرت سیدہ امۃ الحی صاحبہ مرحومہ کی طرف سے ۳۵۱
" " حضرت سیدہ سارہ بیگم صاحبہ " " ۳۵۱
" " حضرت سیدہ ام طاہر صاحبہ " " ۳۵۱

۱۰,۰۰۰

ترجمۃ القرآن میں حضور کی اپنی طرف سے ۶۰۰۰
" " از حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ ام طاہر صاحبہ مرحومہ کی طرف سے ۱۰۰
" " حضرت سیدہ سارہ بیگم صاحبہ مرحومہ " ۱۰۰
" " سیدہ امۃ الحی صاحبہ مرحومہ " ۱۰۰

وقف زندگی میں حضور نے ہر احمدی گھرانے کا ایک لڑکا راہ خدا میں وقف کرنے کا مطالبہ فرمایا۔ مگر جن کی اولاد بڑی ہو چکی ہو۔ یا جن کے لڑکیاں ہی ہوں یا جن کے اولاد نہ ہو وہ مدرسہ احمدیہ کے ایک طالب علم کا خرچ دیں جس کا اندازہ ۔/۳۰۰ روپے سالانہ یا ۔/۲۵ روپیہ ماہوار ہے۔ حضور کی تو ساری اولاد ہی اس راہ میں وقف ہے۔ مگر باوجود اس کے حضور نے پانچ غریب طالب علموں کا خرچ دینا منظور فرمایا۔ چنانچہ اس میں عطا فرمایا ۱۲۰۰

۱۷,۵۰۰

جزاکم اللہ احسن الجزا فی الدنیا والاٰخرۃ

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس عملی نمونہ کی اشاعت سے غرض یہ ہے۔ وہ مخلص احباب جو حضور کے نقش قدم پہ چلنے میں سعادت اور فلاح یقین کرتے ہیں۔ ان کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا عملی نمونہ معلوم ہو جائے اور وہ ترجمۃ القرآن اور تحریک جدید کا چندہ جلد سے جلد ادا کریں۔ نیز وہ کوشش کریں کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے مندرجہ ذیل ارشاد کے مطابق ۳۱ مئی تک ادا فرمائیں۔ حضور فرماتے ہیں:۔

"چونکہ وعدوں کی غرض اسے جلد سے جلد پورا کرنا ہوتی ہے۔ اس لئے پہلے چھ ماہ میں ساٹھ پینسٹھ فی صدی ادا ہو جانا چاہیئے۔ میں پچھلے سالوں میں بھی دوستوں کو یہ تحریک کرتا رہا ہوں کہ وہ **۳۱ مئی** تک ادا کرنے کی کوشش کریں"۔

پس آپ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے عملی نمونہ کو دیکھ کر مومنانہ شان سے کوشش کریں کہ آپ کا وعدہ مئی کے پہلے ہفتہ میں یا زیادہ سے زیادہ ۳۱ مئی تک سو فی صدی پورا ہو جائے چونکہ ۳۱ مئی کو سال کی پہلی ششماہی بھی پوری ہو جاتی ہے۔ پس ہر مجاہد کو کوشش کرنی چاہیئے کہ اس سال کی پہلی ششماہی کے ختم ہونے تک اس کا وعدہ پورا ہو جائے۔ اس طرح وہ السابقون میں بھی آ جائے گا۔ نیز کوشش ہو رہی ہے کہ تحریک جدید کے مجاہدوں کے نام اخبار "الفضل" میں شائع کر دیئے جائیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا عملی نمونہ خصوصیت سے ان جماعتوں اور افراد کے پیش کیا جاتا ہے جن کے وعدوں کی میعاد ۳۰ اپریل کو ختم ہوتی ہے اور فوجی لوگ بھی اس میں شامل ہیں۔ بیرون ہند کی ہندوستانی جماعتوں کے احباب اپنے وعدے ۳۱ جولائی تک مرکز میں بھیج دیں۔ تو وہ بھی السابقون الاولون میں داخل ہوں گے۔ بفضل خدا فوجیوں اور بیرون ہند کے احباب کا ایک حصہ ایسا ہے۔ جو وعدے کے ساتھ ہی ادا کر دیتا ہے۔ بیرون ہند کے اور کئی فوجی ایسے ہیں۔ جو اپنے چندے ادا کر چکے ہیں۔ اور جن کو اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔ وہ ۳۱ مئی تک ادا کر دیں گے مگر فوجیوں اور بیرون ہند کی ہندوستانی جماعتوں کے لئے السابقون الاولون کی تاریخ ۳۱ جولائی ہے نیز زمینداروں کے لئے بھی یہی تاریخ ہے۔ کیونکہ اس وقت تک ان کی فصل نکل آتی ہے۔ پس وہ ۳۱ جولائی تک تحریک جدید اور ترجمۃ القرآن کے وعدے پورے کرنے کی جدوجہد کریں۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔ اے خدا تو ان کی مدد کر۔ جو تیرے دین کی مدد کرتے ہیں۔

(فنانشل سکرٹری تحریک جدید)

تعلیم الاسلام کالج میں داخلہ

ایام داخلہ

کالج ہذا میں داخلہ پنجاب یونیورسٹی کے میٹرک کے نتیجہ کے دس دن بعد شروع ہو گا اور دس یوم تک جاری رہے گا۔

شرائط داخلہ

داخل ہوتے وقت تمام اُمیدواران کو چاہیئے کہ وہ مندرجہ ذیل سرٹیفکیٹ اپنے ہمراہ لاویں

(۱) Provisional Certificate پروویژنل سرٹیفکیٹ جس میں پاس شدہ امتحان میں حاصل کردہ نمبر اور تاریخ پیدائش درج ہو۔

(۲) Character Certificate کیریکٹر سرٹیفکیٹ

(۳) بیرونی یونیورسٹیوں سے آنے والے طلباء کے لئے اپنی یونیورسٹی سے Migration Certificate لانا بھی لازمی ہو گا۔

مضامین

کالج ہذا میں فی الحال مندرجہ ذیل مضامین پڑھانے کا انتظام کیا گیا ہے:۔ انگریزی۔ عربی۔ فارسی۔ سنسکرت۔ ریاضی۔ اقتصادیات تاریخ۔ فلسفہ۔ فزکس اور کیمسٹری۔ اس کے علاوہ اختیاری مضمون کے طور پر اُردو یا ہندی کو بھی لیا جا سکتا ہے۔ لیکن دینیات کا پڑھنا لازمی ہے۔

اندازہ اخراجات

(ا) خرچ بوقت داخلہ

(۱) فیس داخلہ ۔/۔/۲
(۲) یونیورسٹی رجسٹریشن فیس ۔/۸/۲
(۳) لائبریری سیکیورٹی ۔/۔/۵ Refundable
(۴) فیس برائے ہلال اصغر بوقت داخلہ ۔/۔/۲ سالانہ
(۵) فیس برائے امتحانات کالج ۔/۔/۲ سالانہ

(ب) شرح ماہانہ فیس

ایف۔ اے (آرٹ) ۔/۔/۶
ایف اے (سائنس آرٹ) ۔/۔/۷
ایف۔ ایس۔ سی (ریاضی کے ساتھ) ۔/۔/۸

(ج) دیگر اخراجات

یونین فنڈ ۔۔۔ ۴ ۔ ۱ ماہانہ
فیس علاج معالجہ ۔۔۔ ۴ ۔۔۔ "
فیس ہلال اصغر ۔۔۔ ۲ ۔۔۔ "

(د) ہوسٹل کے اخراجات

فیس داخلہ ۔/۔/۱ روپیہ
رہائشی کمرہ (برائے ایک فرد) ۔/۔/۳
رہائشی کمرہ (برائے متعدد افراد) ۔/۔/۲
خرچ روشنی ۔/۸/۱
ہوسٹل سیکیورٹی ۔/۔/۵ Refundable
پیشگی برائے خرچ خوراک بطور ضمانت ۔/۔/۱۰ "

(پرنسپل تعلیم الاسلام کالج۔ قادیان)

مقامی کارکنان کی خاص توجہ کیلئے ایک نہایت ضروری اعلان

مقامی کارکنان جماعتہائے احمدیہ مطلع فرما کر ممنون فرمائیں کہ ان کی جماعت میں کس قدر احمدی نوجوان احمدیہ کمپنی یا کسی اور کمپنی میں بھرتی ہو کر گئے ہیں۔ اور ان کی فہرستیں مندرجہ ذیل نمونہ سے بنائیں۔ اور بعد تکمیل مجھے اطلاع دیں۔ کیونکہ ان کا ریکارڈ رکھنا نہایت ضروری ہے۔

جن جماعتوں نے بھرتی شدہ احباب کی فہرستیں بھیجنے میں نظارت ہذا سے تعاون کیا ہے۔ نظارت ان کا شکریہ ادا کرتی ہے ضلع جالندھر۔ گورداسپور۔ گوجرانوالہ۔ لاہور۔ امرتسر۔ انبالہ۔ ملتان اور ضلع لدھیانہ کی بہت سی جماعتوں نے ابھی تک اس کی طرف کوئی توجہ نہیں دی۔ میں ان جماعتوں کے مقامی کارکنان صاحبان سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ وہ بھرتی شدہ احباب کی فہرستیں نظارت ہذا میں جلد بھجوا دیں۔

بھرتی شدہ احباب جماعت احمدیہ ....

نام فوجی مع نمبر	ولدیت	سکونت	عہدہ	موجودہ پتہ

(ناظر امور عامہ سلسلہ عالیہ احمدیہ قادیان)

امارت کے عرصہ میں مزید توسیع

میاں دوست محمد صاحب شمس امیر جماعت احمدیہ کلکتہ نے ۸ اراپریل سے یکم مئی تک چونکہ مزید رخصت حاصل کی ہے اس لئے چوہدری انور احمد صاحب کاہلوں قائم مقام امیر جماعت کی تقرری میں یکم مئی تک حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مزید توسیع منظور فرمائی ہے ناظر اعلیٰ

عہدہ داران مال جماعت احمدیہ لاہور توجہ فرمائیں

جماعت احمدیہ لاہور کے بعض افراد چندہ کی رقوم امپریل بنک لاہور میں صدر انجمن احمدیہ قادیان کے اکونٹ میں جمع کرا دیتے ہیں۔ لیکن دفتر ہذا کو اس کی اطلاع نہیں دیتے۔ جس کی وجہ سے حساب میں بہت پیچیدگی پیدا ہو جاتی ہے۔ اس وقت دو دو تین تین ماہ پہلے کی اس طرح جمع شدہ رقوم کی تفصیل۔ رسیدات اور جمع کرانے والے کے نام کا دفتر کو کوئی علم نہیں۔ براہ کرم آئندہ کے لئے یہ نوٹ کر لیا جائے۔ کہ جس تاریخ کو رقم بنک میں جمع کرائی جائے اسی دن بنک سے حاصل کردہ رسید اور تفصیل رقم سے دفتر کو اطلاع دے دی جائے۔ تاکہ حسابات درست رہ سکیں نیز جن رقوم کی اطلاع ابھی تک دفتر ہذا کو نہیں دی گئی۔ اُن کے متعلق بھی فوری طور پر مطلوبہ اطلاع بہم پہنچائی جائے۔

محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان

"الفضل" کے ایک خاص معاون کیلئے درخواست دعاء

مکرم جناب سیٹھ محمد صدیق صاحب کلکتہ نے مبلغ ۱۲۰/- کی رقم ادا کر کے ۴۸ اصحاب کے نام چھ چھ ماہ کے لئے "الفضل" کا خطبہ نمبر جاری کرایا ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اجر عظیم عطا کرے۔ اور نیکیوں کی بیش از بیش توفیق عطا فرمائے (خاکسار منیجر)

خط وکتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کیجئے۔ (منیجر)

اخبار "الفضل" کی ترقی

ہر احمدی "الفضل" کی زیادہ سے زیادہ ترقی کا خواہاں ہے۔ اس کی ایک صورت یہ ہے ــــ کہ

خریدار احباب قیمت باقاعدہ ادا کریں

اور اگر ان کے نام وی پی جائے تو اسے ضرور وصول فرمالیں۔ پچھلے دنوں جن پتوں پر سرخ نشان تھا۔ انہیں وی پی بھیجے گئے ہیں۔ جو انہیں ضرور وصول کر لینے چاہئیں۔ بصورت دیگر وہ حضرت امیر المومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ کے **روح پرور خطبات۔ ارشادات اور ملفوظات کے مطالعہ سے محروم** ہو جائیں گے۔ اور دفتر کو جو مالی نقصان پہنچے گا۔ وہ اس کے علاوہ ہوگا۔ (منیجر الفضل)

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

لنڈن ۳۰ر اپریل۔ دوسری برطانی فوج کے جن دستوں نے ہمبرگ سے بیس میل کے فاصلہ پر دریائے ایلب کو پار کیا تھا۔ انہوں نے اپنا مورچہ تین میل اور بڑھا لیا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ہمبرگ کو جنوب مشرق کی طرف سے خطرہ بڑھ گیا ہے۔ یہاں سے اسی میل مشرق کی طرف روسی فوجیں برنڈن برگ پر قابض ہو چکی ہیں۔ برلین میں بڑی سڑک کے بیچ میں مارشل ژوکاف اور مارشل کونیف کی فوجیں ایک دوسری سے ملنے کی کوشش میں ہیں۔ اب روسی دستے جرمن چانسلری کی عمارتوں سے صرف آدھ میل دور بڑے ریلوے سٹیشن پر قبضہ کر چکے ہیں۔ انہوں نے دو زمین دوز ریلوے سٹیشنوں پر بھی قبضہ کر لیا ہے۔ ساتویں امریکن فوج کے دستے میونک میں داخل ہو گئے ہیں۔ اس فوج کے کچھ دستے اس شہر سے بھی آگے نکل کر ۱۵ میل جنوب مغرب میں ایک شہر پر قبضہ کر چکے ہیں۔ شمال اور شمال مشرق میں تیسری فوج برابر آگے بڑھ رہی ہے۔ کچھ دستے آسٹریا اور چیکوسلواکیہ میں آگے بڑھ رہے ہیں۔

روم ۳۰ر اپریل۔ اٹلی میں جرمنوں کی مقابلہ کی سکت بالکل ٹوٹتی جا رہی ہے۔ اتحادی فوجیں میلان کے شہر میں داخل ہو چکی ہیں۔ اس شہر کو قوم پرست اطالوی پہلے آزاد کرا چکے ہیں۔ شہر کے بڑے چوک میں مسولینی اور بڑے بڑے فاسسٹ لیڈروں کو گولی سے اڑا دیا گیا۔ اور بہت سے لوگوں نے ان کی لاشوں کو دیکھا۔ مشہور فاسسٹ جنرل گریزیانی کو اتحادیوں کے حوالہ کر دیا گیا ہے۔

کانڈی ۳۰ر اپریل۔ برما میں اتحادی فوجیں برابر بڑھتی جا رہی ہیں۔ رنگون سے ساٹھ میل شمال کی طرف جاپانی سخت مقابلہ کر رہے ہیں پیگو میں بڑے زور کی لڑائی ہو رہی ہے۔ جو ایک اہم ریلوے سٹیشن ہے۔ یہاں جاپانی سپاہی کٹ کٹ کر لڑ رہے ہیں۔ ایلینو پر اتحادی سپاہی قبضہ کر چکے ہیں۔ جو دریائے ایراودی کے مشرقی کنارے پر واقع ہے۔

واشنگٹن ۳۰ر اپریل۔ آج تین سو بھاری بمباروں نے ٹوکیو کے صنعتی علاقوں اور کیوشو کے ہوائی اڈوں کی خبر لی۔ اوکے ناوا کی لڑائی میں اب جاپانی جنگی جہاز پہلے کی نسبت زیادہ حصہ لے رہے ہیں۔ منڈاناؤ میں امریکن فوج ڈواؤ کی خلیج کے مغرب کی طرف پہنچ گئی ہے۔ اور اس بندرگاہ سے اب صرف ۲۵ میل دور ہے۔

سان فرانسسکو ۳۰ر اپریل۔ کہا جاتا ہے۔ کہ ہٹلر سخت بیمار ہے۔ اور شاید ہی چند روز تک زندہ رہ سکے۔

لنڈن ۳۰ر اپریل۔ رائٹر کے نامہ نگار نے اطلاع دی ہے کہ برلین اب زندوں کا نہیں بلکہ مردوں کا شہر ہے۔ شہر کی نالیاں اور سڑکیں لاشوں سے اٹی ہوئی ہیں۔ بڑی بڑی عالیشان اور فلک بوس عمارات پیوند خاک ہو چکی ہیں۔ جرمن ریڈیو بار بار اعلان کر رہا ہے۔ کہ ہٹلر اور دیگر جرمن لیڈر تا حال برلین میں ہیں۔

لنڈن ۳۰ر اپریل۔ کہا جاتا ہے۔ کہ لارڈ ویول نے دھمکی دی ہے۔ کہ اگر مسٹر چرچل اور مسٹر ایمری نے ہندوستان سے متعلق اپنی پالیسی پر نظر ثانی نہ کی۔ تو وہ ہندوستان کے وائسرائے کے عہدہ سے مستعفی ہو جائینگے کہا جاتا ہے۔ کہ لارڈ ویول چاہتے ہیں۔ کہ کانگرسی لیڈر رہا کر دیئے جائیں۔ مرکزی اور صوبائی انتخابات از سر نو عمل میں لائے جائیں۔ اور مرکز میں تمام پارٹیوں پر مشتمل قومی گورنمنٹ قائم کی جائے۔

لنڈن ۳۰ر اپریل۔ یہ افواہ پھیل رہی ہے۔ کہ ڈیوک آف ونڈسر کو ہندوستان کا آئندہ وائسرائے مقرر کیا جائیگا۔

لنڈن ۳۰ر اپریل۔ روسی فوجیں برلن کے دو تہائی حصہ پر قبضہ کر چکی ہیں۔ اس وقت جرمنی کے جس حصہ پر جرمنوں کا قبضہ ہے۔ وہ چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں میں بٹ چکا ہے۔ اور ان ٹکڑوں سے جرمنوں کا صفایا کیا جا رہا ہے۔

لنڈن ۳۰ر اپریل۔ مسٹر چرچل نے ایوان عام میں اعلان کیا۔ کہ انگلستان پر راکٹ بموں اور وی بموں کے حملوں کا خاتمہ ہو چکا ہے۔ انگلستان پر جو راکٹ بم آ کر گرے۔ ان کی تعداد ۱۰۵۰ ہے۔ ان سے ۲۷۵۴ اشخاص ہلاک اور ۶۵۲۳ مجروح ہوئے۔

سان فرانسسکو ۳۰ر اپریل۔ سفید روس اور یوکرین کی جمہوریتوں کو سرکاری طور پر سان فرانسسکو کانفرنس میں شامل ہونے کی دعوت دی گئی ہے۔ ان دونوں کو کانفرنس کا ابتدائی رکن تسلیم کر لیا گیا ہے۔ جب کانفرنس میں ان دونوں کو رکن تسلیم کئے جانے کا فیصلہ ہوا۔ تو موسیو مولوٹاف نے زوردار تالیاں بجائیں۔

لنڈن ۳۰ر اپریل۔ سان فرانسسکو کانفرنس کے نمائندوں کی حفاظت کے لئے خاص انتظامات کئے گئے ہیں۔ بہت سی خفیہ پولیس بھی موجود ہے۔ سب سے زیادہ باڈی گارڈ مسٹر ایڈن اور موسیو مولوٹاف کے لئے مخصوص ہیں۔ روسی خفیہ پولیس کا عملہ بھی یہاں پہنچا ہوا ہے۔ روسی نمائندے ایک جہاز میں مقیم ہیں۔ جس میں ریڈیائی ترسیل کا ایسا انتظام ہے۔ کہ ہر وقت ماسکو سے بات چیت کی جا سکتی ہے۔

لنڈن ۳۰ر اپریل۔ فلسطین کے تجارتی نمائندے یہاں پہنچے ہیں۔ ان کی غرض یہ ہے۔ کہ انگلستان کے ساتھ تجارتی تعلقات کو مضبوط کیا جائے۔

تاندلیانوالہ ۲۹ر اپریل۔ گندم ڈرہ -/9 ۵۹۱ -/8/9 گھی -/121 نخود -/2/7 جو -/12/7 توریا -/14 تارامیرا -/8/15

لاہور ۳۰ر اپریل۔ ڈائرکٹر سول سپلائیز نے پریس کانفرنس میں بیان کیا۔ کہ اس وقت پنجاب میں ۳۸ لاکھ بکریاں موجود ہیں۔

سان فرانسسکو ۳۰ر اپریل۔ کینیڈا کے وزیر اعظم مسٹر میکنزی کنگ نے کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ طاقت اور اختیارات چار پانچ حکومتوں کا اجارہ نہیں ہونے چاہئیں یہ اہم نکتہ کانفرنس کے پیش نظر رہنا ضروری ہے کہ اگر چھوٹی اقوام اس خیال میں مبتلا ہوں۔ کہ قیام امن و امان چند بڑی طاقتوں کی ذمہ واری ہے۔ تو یہ احساس اقوام کے اتحاد و تعاون کے منافی ہے۔ آپ نے کہا۔ انصاف بنی نوع انسان کی مشترکہ ذمہ واری ہے۔ اور انسانیت کا مرتبہ تمام اقوام سے بالا تر ہے۔

لنڈن ۳۰ر اپریل۔ ہملر کی طرف سے اطاعت غیر مشروط کی پیشکش کے بارہ میں جو خبریں آئی تھیں۔ ابھی تک اتحادی ذرائع سے ان کی تصدیق نہیں ہوئی۔ اور ہٹلر کی موت کی سوئٹزرلینڈ سے خبریں آ رہی ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ ہٹلر برلین کے علاقہ ٹیر گارٹن میں چل بسا۔

امریکن فوجوں نے ایک اور مقام سے دریائے ایلب کو پار کر لیا۔ کل جس جگہ سے یہ دریا پار کیا گیا تھا۔ وہاں سے پندرہ میل کے فاصلہ پر کچھ اور دستے بھی اتر گئے۔ اتحادی فوجیں اپنے اس مورچہ کو برابر پھیلاتی جا رہی ہیں۔ ایک جگہ سے سات میل چوڑا کر دیا گیا ہے۔ یہاں سے چھ میل یہ فوجیں آگے بڑھ چکی ہیں۔ جہاں سے ان فوجوں نے اس دریا کو پار کیا ہے۔ وہاں سے سو میل دور روسی فوجیں موجود ہیں۔ اتحادی اب بحیرہ بالٹک کے کنارے والے علاقہ میکلن برگ میں دشمن کو ایک تنگ علاقہ میں گھیرتے جا رہے ہیں۔ برلین میں دشمن کا برابر صفایا کیا جا رہا ہے۔ ایک ایک کارخانہ اور ایک ایک عمارت پر قبضہ کیا جا رہا ہے۔ روسی فوجیں اب ریشتاغ کے اور قریب پہنچ رہی ہیں۔ مغربی مورچہ کے جنوبی سرے پر بویریا کے صدر مقام میونک میں تین ٹینک اور پیدل ڈویژن کل رات داخل ہو گئے تھے۔ باقی ڈویژن اسکی نواحی بستیوں میں مقیم رہے۔

واشنگٹن ۳۰ر اپریل۔ ایڈمیرل نمٹس نے ایک اعلان میں بتایا ہے۔ کہ دو سو جاپانی طیاروں نے اوکے ناوا کے قریب اتحادی جنگی جہازوں پر حملہ کرنے کی کوشش کی۔ ان میں سے ۱۰۴ برباد کر دئے گئے۔ کچھ اتحادی طیاروں نے گرائے۔ اور کچھ توپوں نے۔ کل امریکن طیاروں نے جنگی جہازوں سے اڑ کر فارموسا میں جنگی ٹھکانوں پر زوردار حملے کئے۔ حملہ میں کگاؤ کی اہم جاپانی چھاؤنی کو خاص طور پر نشانہ بنایا گیا۔

کانڈی ۳۰ر اپریل۔ برما میں اتحادی پیشقدمی بڑی تیزی سے جاری ہے۔ کہا جاتا ہے۔ کہ اس وقت ۱۴ ویں فوج رنگون سے ۷۶ میل دور ہے۔ اور برابر مارتے ہوئے بڑھتی چلی جا رہی ہے۔ وہ بڑی سڑک کے ساتھ بڑھ رہی ہے۔ اتحادی چھاپہ مار دستے ٹانگو کے مشرق میں دشمن کو برابر پریشان کر رہے ہیں۔ اور اتحادی ہوائی جہاز بہت دور دور تک دشمن کے ٹھکانوں کو نشانہ بنا رہے ہیں۔